DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 733

DATED. 24-08- 2026.

SUBJECT:- **PRESS CLIPPINGS.**

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 24.08.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری ملک بھر میں کی خواتین کیلئے مثال ہے، وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
02	ملا فاضل کالج مند کے مسائل کے حل کیلئے اقدامات اٹھائیں گے، مینا مجید	جنگ ودیگر اخبارات
03	عوام مایوس نہ ہوں بلوچستان جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا، شعیب نوشیروانی	جنگ ودیگر اخبارات
04	ریونیو کے نظام میں شفافیت اولین ترجیح ہے، عاصم کرد گیلو	جنگ ودیگر اخبارات
05	دہشتگردوں کی بزدلانہ کارروائیاں امن کے عزم کو کمزور نہیں کرسکتیں، امیر حمزہ زہری	مشرق ودیگر اخبارات
06	قیام امن میں خلل ڈالنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، امیر حمزہ زہری	مشرق ودیگر اخبارات
07	صحبت پور ضلع میں بلیک ٹاپ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کو ترجیح دی جارہی ہے، سلیم کھوسہ	مشرق ودیگر اخبارات
08	اصل حقائق پشتونوں سے چھپانا قوم دوستی نہیں، میر ضیاء لانگو	جنگ ودیگر اخبارات
09	وزیر اعلیٰ بلوچستان نے نوجوانوں کو روشن مستقبل کا نیا وژن دیا، بابر یوسفزئی	جنگ ودیگر اخبارات
10	عوام کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں گے، محمد خان لہڑی	جنگ ودیگر اخبارات
11	حکومت بلوچستان کے مالی تعاون سے یونیورسٹی آف مکران میں تقریب	جنگ ودیگر اخبارات
12	نوجوان بلوچستان کا مستقبل آئندہ بھاگ دوڑ انہی کے ہاتھ میں ہوگی، بلال کاکڑ	جنگ ودیگر اخبارات
13	پٹرولیم لیوی سے بلوچستان میں شاہراہوں کی تعمیر کیلئے 74 ارب روپے جاری	جنگ ودیگر اخبارات
14	گوادر کو وفاق کے زیر انتظام لانے کا فیصلہ قبول نہیں، ہدایت الرحمٰن بلوچ	جنگ ودیگر اخبارات
15	امن کے قیام کیلئے سیاسی وسماجی حلقے ملکر کردار ادا کریں، شفیق مینگل	جنگ ودیگر اخبارات
16	مسخ لاشوں کے بعد بھی بلوچستان سے انصاف نہ ہوا، سردار مینگل	جنگ ودیگر اخبارات
17	بلوچستان کے مسائل جھوٹے بیانیے اور الزام تراشی سے حل نہیں ہونگے، بی این پی	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

صحبت پور مستونگ اور چمن سے پانچ افراد کی لاشیں برآمد کرلی گئیں، تونسکی نامعلوم نے افراد میونسپل کمیٹی کے کونسلر کو اغواء کرلیا،

عوامی مسائل:

کوئٹہ کے نجی ہسپتالوں میں فیسوں میں دوگنا اضافہ شہری پریشان، بوتل بند پانی کے 29 برانڈز پینے کیلئے غیر معیاری پائے گئے، عدالتی احکامات نظر انداز
کوئٹہ ریجن کرکٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات کراچی میں کرانے کا فیصلہ، کوئٹہ میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 2700 روپے میں فروخت،

CS CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 24.08.2026

اداریہ:

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **کوئٹہ میں گیس کی لوڈشیڈنگ قابل تشویش !** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ایک عرصے سے گیس پریشر میں کمی اور لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے شہریوں کو سوئی سدرن گیس کمپنی کی جانب سے گیس کی فراہمی کے حوالے سے ایک شیڈول جاری کیا گیا ہے جس میں گیس کی فراہمی کو ایک ڈاکٹر کے نسخے کی طرح صبح، دوپہر اور شام کے اوقات میں ترتیب دیا ہے ان گزشتہ دنوں بی کے قریب سوئی گیس کی فراہمی کی ایک پائپ لائن کو تخریب کاری سے اڑا دیا گیا اس کے بعد سوئی سدرن کمپنی نے لوڈشیڈنگ کا ایک نیا شیڈول جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعے سے صوبے کے اکثر علاقوں کو گیس کی سپلائی معطل ہے اس لئے گیس کی لوڈشیڈنگ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ایک عرصے سے گیس کی لوڈشیڈنگ اور پریشر میں کمی قابل تشویش امر ہے کیونکہ اب موسم گرم ہے لیکن اس کے باوجود گیس کا نہ ہونا سمجھ سے بالاتر ہے عوامی حلقوں کو ابھی سے یہ فکر لاحق ہوگئی ہے کہ موسم گرم میں گیس کی پوزیشن یہ ہے تو آگے موسم سرما میں تو گیس بالکل نہیں ہوگی، جو کہ ایک بڑا لمحہ فکریہ اور سوئی سدرن گیس کمپنی کی کارکردگی پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے؟ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں گیس پریشر میں کمی اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ایک عرصے سے چل رہا ہے لیکن ہر سال سوئی سدرن گیس کمپنی حکام کی جانب سے ان کو حل کرنے کیلئے یقین دہانیاں کرائی جاتی ہیں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس پر عملی طور پر عمل درآمد نہیں ہوتا جو کہ باعث تشویش ہے سوئی سدرن گیس کمپنی کے ان مسائل کے حوالے سے ان ہی سطور میں بارہا مرتبہ ذکر کیا جا چکا ہے اور اس سلسلے میں مذکورہ مسائل کو حل کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے لیکن ان کو سنجیدہ نہیں لیکہ مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے جو کہ عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

اداریے :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **وزیر اعظم شہباز شریف کا بلوچستان کے مسائل پر گرینڈ ڈائیلاگ کی تجویز، صوبے کی ترقی اور خوشحالی کیلئے صوبائی اور وفاقی حکومت پر عزم** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے " **بلوچستان کی ترقی کیلئے وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل کے عملی اقدامات کے اعلانات** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Livestock revival" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے " **صاف چمن، بہتر زندگی: وزیر اعلیٰ بلوچستان کا بروقت اقدام** " کے عنوان سے فاطمہ خان نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے " **گوداموں میں گندم سڑتی رہی، اب ایک ملین ٹن گندم درآمد ہوگی** " کے عنوان سے عبدالستار ترین نے مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل

نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 55 | پیر 10 ربیع الاول 1448ھ 24 اگست 202 | صفحات 08 | شمارہ 43

رجسٹرڈ BC-m-1 | Email mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 40 روپے

ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری ملک بھر کی خواتین کیلئے مثال ہے، وزیر اعلیٰ

معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنے والے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے

ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کے حوصلے کا اعتراف اور حوصلہ افزائی کی ایک علامتی کوشش ہے، میر سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری، فرض شناسی اور غیر معمولی حوصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وڈھ کی ایک اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے وڈھ میں متعلقہ سڑک کو "ڈاکٹر ماہ نور ناصر روڈ" کے نام سے منسوب کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے وزیر اعلیٰ میر ....

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس جرات، عزم اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تحسین ہے۔ ان کی بہادری نہ صرف بلوچستان بلکہ ملک بھر کی خواتین اور نوجوانوں کے لیے ایک قابل فخر مثال ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنے والے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کی خدمات اور حوصلے کا اعتراف اور ایسے کرداروں کی حوصلہ افزائی کی ایک علامتی کوشش ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں اپنی صلاحیت، عزم اور بہادری کا لوہا منوا رہی ہیں۔ صوبائی حکومت ایسے باہمت افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کو قومی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی جرات اور فرض شناسی نوجوان نسل کے لیے ایک مثبت پیغام ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ، انسانیت اور ذمہ داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 2

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 250 | پیر 10 ربیع الاوّل، 24 اگست 2026، صفحات 6 قیمت 40 روپے

بلوچستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں، وزیر اعلیٰ

ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس جرات، عزم و فرض شناسی کا مظاہرہ کیا وہ انتہائی قابل تحسین ہے

دکی کی اہم شاہراہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے منسوب کردی، یہ اقدام ان کے حوصلے کا اعتراف ہے، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (ن ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری، فرض شناسی اور غیر معمولی حوصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دکی کی ایک اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دکی میں متعلقہ سڑک کو "ڈاکٹر ماہ نور ناصر روڈ" کے نام سے منسوب کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے، وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے

(باقی صفحہ 5 نمبر 8)

کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس جرات، عزم اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا وہ قابل تحسین ہے۔ ان کی بہادری نہ صرف بلوچستان بلکہ ملک بھر کی خواتین اور نوجوانوں کے لیے ایک قابل فخر مثال ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنے والے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے، ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کی خدمات اور حوصلے کا اعتراف اور ایسے کرداروں کی حوصلہ افزائی کی ایک علامتی کوشش ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں اپنی صلاحیت، عزم اور بہادری کا لوہا منوا رہی ہیں۔ صوبائی حکومت ایسے باہمت افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کو قومی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی جرات اور فرض شناسی نوجوان نسل کے لیے ایک مثبت پیغام ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ، انسانیت اور ذمہ داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

CS CamScanner

DIRECTO
GENERAL O
RELATIONS BA

نظامت اعلیٰ
حکومت

Bullet No. 1

Page No. 3

روزنامہ میزان کوئٹہ

بانی: مولانا عبدالکریم
بیاد: جمیل الرحمٰن
بیاد: برکت علی

چیف ایڈیٹر: محمد زبیر خلجی

جلد 77 | پیر 24 اگست 2026ء، 10 ربیع الاول 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 348

دکی کی ایک شاہراہ کو ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے منسوب کرنیکا اعلان

وزیراعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کا دکی میں متعلقہ سڑک کو "ڈاکٹر ماہ نور ناصر روڈ" کے نام سے منسوب کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری، ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس جرات، عزم اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تحسین ہے، میر سرفراز بگٹی

ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری نہ صرف بلوچستان بلکہ ملک بھر کی خواتین اور نوجوانوں کیلئے ایک قابل فخر مثال ہے، معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنیوالے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے، وزیراعلیٰ کا ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری، فرض شناسی اور غیر معمولی حوصلے کو خراج تحسین پیش

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری، فرض شناسی اور غیر معمولی حوصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دکی کی ایک اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا ہے وزیراعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دکی میں متعلقہ سڑک کو "ڈاکٹر ماہ نور ناصر روڈ" کے نام سے منسوب کرنے کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

جس جرات، عزم اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تحسین ہے۔ ان کی بہادری نہ صرف بلوچستان بلکہ ملک بھر کی خواتین اور نوجوانوں کے لیے ایک قابل فخر مثال ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنے والے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کی خدمات اور حوصلے کا اعتراف اور ایسے کرداروں کی حوصلہ افزائی کی ایک علامتی کوشش ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں اپنی صلاحیت، عزم اور بہادری کا لوہا منوا رہی ہیں۔ صوبائی حکومت ایسے باہمت افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کو قومی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی جرات اور فرض شناسی نوجوان نسل کے لیے ایک مثبت پیغام ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ، انسانیت اور ذمہ داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

نوجوانوں کو ہنر، روزگار اور معاشی خودمختاری کے مواقع کی فراہمی اولین ترجیح ہے

چیف سیکریٹری کی رہنمائی میں معروف اور اداروں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے نوجوانوں کو جدید اور مارکیٹ بیسڈ مہارتیں فراہم کی جا رہی ہیں

رائز پروگرام کے تحت 4 ہزار سے زائد نوجوانوں کو ملک بھر کے معروف تربیتی اداروں سے مختلف شعبوں میں تربیت دی جائے گی، مقررین کا تقریب سے خطاب

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن اور چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی رہنمائی میں حکومت بلوچستان نوجوانوں کو جدید ہنر، روزگار اور کاروباری مواقع سے منسلک کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے اسی سلسلے میں حکومت بلوچستان کے مالی تعاون سے جاری ریزیلینس، انکم جنریشن اینڈ سوشیو اکنامک ایمپاورمنٹ (RISE) رائز پروگرام کے تحت صوبے کے نوجوانوں کو مارکیٹ (بقیہ 34 صفحہ 7 پر)

کی ضروریات سے ہم آہنگ فنی و پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں سیکریٹری محکمہ صنعت و تجارت، حکومت بلوچستان خالد سرپرہ نے چیف ایگزیکٹو آفیسر بلوچستان رورل سپورٹ پروگرام ڈاکٹر طاہر رشید کے ہمراہ کراچی میں سیلانی آئی ٹی انسٹی ٹیوٹ اور کوتھم انسٹی ٹیوٹ (Cotham Institute) کا دورہ کیا۔ سیلانی آئی ٹی انسٹی ٹیوٹ میں نے خاران، واشک اور حب/بیکور سے تعلق رکھنے والے 50 نوجوانوں سے ملاقات کی جو رائز پروگرام کے تحت ویب ڈویلپمنٹ کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بعد ازاں کوتھم انسٹی ٹیوٹ میں معززین نے کیچ، گوادر اور بیکور سے تعلق رکھنے والی طالبات سے ملاقات کی جو پروفیشنل بیکنگ، کلنری آرٹس اور کٹنگ کی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ انہوں نے تربیتی عمل، سہولیات اور طالبات کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور ان کے تجربات بھی سنے۔ سیکریٹری صنعت و تجارت نے نوجوانوں کے جذبے، محنت اور تربیت میں دلچسپی کو سراہتے ہوئے انہیں اپنی تربیت پوری لگن اور عزم کے ساتھ مکمل کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ جدید فنی اور ڈیجیٹل مہارتیں نوجوانوں کے لیے روزگار، فری لانسنگ اور کاروبار کے نئے مواقع پیدا کر رہی ہیں، جبکہ خواتین کے لیے ہنرمندی معاشی خودمختاری کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ رائز پروگرام وزیراعلیٰ بلوچستان کے اس وژن کی عکاسی کرتا ہے جس کے تحت صوبے کے نوجوانوں کو ہنر، روزگار اور معاشی خودمختاری کے مواقع فراہم کرنا ترجیح ہے۔ چیف سیکریٹری بلوچستان کی رہنمائی میں معروف اور مستند تربیتی اداروں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے نوجوانوں کو جدید اور مارکیٹ بیسڈ مہارتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ رائز پروگرام کے تحت 4 ہزار سے زائد نوجوانوں کو ملک بھر کے معروف تربیتی اداروں سے مختلف شعبوں میں تربیت دی جائے گی جن میں ڈیجیٹل اسکلز، ویب ڈویلپمنٹ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، ای کامرس، گرافک ڈیزائننگ، کلنری، بیکنگ، سولر اور دیگر فنی و پیشہ ورانہ مہارتیں شامل ہیں پروگرام کا مقصد صرف تربیت فراہم کرنا نہیں بلکہ نوجوانوں کو معاشی سرگرمیوں سے جوڑنا بھی ہے تربیت مکمل کرنے والے اہل نوجوانوں کو کاروباری گرانٹس فراہم کی جائیں گی، جبکہ انہیں اخوت سے بھی منسلک کیا جائے گا تاکہ وہ چھوٹے کاروبار کے لیے قرضوں تک رسائی حاصل کر سکیں۔ حکام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ رائز پروگرام کے ذریعے نوجوانوں کو مہارت سے روزگار، روزگار سے کاروبار اور کاروبار سے پائیدار معاشی خودمختاری کی جانب لے جایا جائے گا، تاکہ وہ نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ بلوچستان کی معاشی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 4

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر۔27 پیر 24 اگست 2026ء بمطابق 10 ربیع الاول 1448ھ قیمت 20 روپے شمارہ نمبر۔229

وزیر اعلیٰ بلوچستان نے دکی میں ایک شاہراہ کو ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے منسوب کر دیا

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری، فرض شناسی اور غیر معمولی حوصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دکی کی ایک اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دکی میں متعلقہ سڑک کو "ڈاکٹر ماہ نور ناصر روڈ" کے نام سے منسوب کرنے کا باضابطہ (بقیہ نمبر 23 صفحہ نمبر 7 پر)

نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس جرات، عزم اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تحسین ہے۔ ان کی بہادری نہ صرف بلوچستان بلکہ ملک بھر کی خواتین اور نوجوانوں کے لیے ایک قابل فخر مثال ہے انہوں نے کہا کہ معاشرے میں بہادری، انسانیت اور فرض شناسی کی عملی مثال قائم کرنے والے افراد کی خدمات کو سراہنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کی خدمات اور حوصلے کا اعتراف اور ایسے کرداروں کی حوصلہ افزائی کی ایک علامتی کوشش ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کی بیٹیاں ہر شعبے میں اپنی صلاحیت، عزم اور بہادری کا لوہا منوا رہی ہیں۔ صوبائی حکومت ایسے باہمت افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کو قومی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی جرات اور فرض شناسی نوجوان نسل کے لیے ایک مثبت پیغام ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ، انسانیت اور ذمہ داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 5

Daily Qudrat Quetta

قدرت کوئٹہ

جلد 22 | 24 اگست 2025، 10 ربیع الاول 1447ھ

ڈاکٹر ماہ نور ملکی خواتین و نوجوانوں کیلئے قابل فخر مثال ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 6

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

جلد 81 | پیر 24 اگست 2026ء، 10 ربیع الاول 1448ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 232

وزیر اعلیٰ بلوچستان

بہادری، عزم اور انسانیت کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی حکومتی ذمہ داری ہے

میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری کے اعتراف میں دکی کی اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کردیا

وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دکی میں ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے سڑک منسوب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے لیڈی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری کے اعتراف میں دکی کی اہم شاہراہ ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کر دیا وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دکی میں ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے سڑک منسوب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ ادھر سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی بہادری اور فرض شناسی بلوچستان کی بیٹیوں کے لیے قابل فخر مثال ہے۔ بہادری، عزم اور انسانیت کی خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر ماہ نور ناصر نے مشکل حالات میں جس حوصلے کا مظاہرہ کیا وہ قابل تحسین ہے۔ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے نام سے شاہراہ منسوب کرنا ان کی بہادری اور خدمات کا اعتراف ہے۔

CamScanner

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر محمد انور ناصر

شمارہ 180 | MEMBER OF APNS | رجسٹرڈ ایل سی پی-10 | قیمت 15 روپے | FaX:2839867 | Ph :2839851 | 1448ھ | 10 ربیع الاول | 24 اگست 2026ء | جلد 29

عمران اللہ خان کی خدمات کو ہمیشہ قدر و احترام سے یاد رکھا جائیگا، وزیراعلیٰ

مرحوم میرے والد میر غلام قادر بگٹی کے قریبی دوست اور دیرینہ رفیق تھے

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سابق گورنر بلوچستان جنرل (ر) عمران اللہ خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کیا ہے اپنے تعزیتی بیان میں وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ جنرل (ر) عمران اللہ خان کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک اور باعث صدمہ ہے۔ مرحوم ان کے والد محترم میر غلام قادر بگٹی کے قریبی دوست اور دیرینہ رفیق تھے، جن سے ان کے خاندان کے دیرینہ اور گہرے مراسم رہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ جنرل (ر) عمران اللہ خان ایک باوقار، مخلص اور قابل احترام شخصیت تھے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا بلاشبہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی خدمات، شرافت اور اپنے دوستوں سے خلوص کو ہمیشہ قدر و احترام سے یاد رکھا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ جنرل (ر) عمران اللہ خان کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے سوگوار خاندان سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اہل خانہ کو اس ناقابل تلافی نقصان پر صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated 24 AUG 2026

Page No. 8

عوام مایوس نہ ہوں بلوچستان جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا، شعیب نوشیروانی

صوبائی حکومت عوام کی ترجمان' بیروزگاری کے خاتمے کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے' صوبائی وزیرخزانہ

ہم عوامی نمائندے ہیں' وقت کا تقاضا ہے یہاں امن وامان بحال اور خوشحالی واپس لوٹ آئے' وفد سے گفتگو

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیرخزانہ میر شعیب نوشیروانی نے کہا ہے کہ عوامی مسائل حل کرنا موجودہ حکومت کی اولین ترجیح ہے بلوچستان بھر میں ترقیاتی کاموں کا آغاز کر کے صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن اور بے روزگار نوجوانوں کو روزگار دینے کیلئے تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں گے عوام مایوس نہ ہوں موجودہ حکومت عوام کی ہی ترجمان ہے' یہ بات انہوں نے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے .... بقیہ 53 صفحہ نمبر 7 پر

کہا انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ بلوچستان ترقی کی راہ پر گامزن اور یہاں امن وامان بحال اور خوشحالی واپس لوٹ آئے یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم سب یہ عہد کریں کہ یہ ملک اور صوبہ ہمارا ہے اور ہمیں ہی اسے ترقی دینا ہے بعض اوقات منتخب نمائندوں نے ذاتی مفادات کو ترجیح دیکر اجتماعی مفادات کو چھوڑ دیا یہی وجہ ہے کہ آج اکثر اضلاع میں عوام کی شکایات برقرار ہیں اور کام نہ ہونے کے برابر ہے موجودہ حکومت عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے تمام تر کوششوں کو بروئے کار لائے گی اور اس خطے کو وہ مقام دیں گے جو عوام کی خواہش ہے ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ہر فورم پر عوام ہی کی نمائندگی کریں گے۔

ریونیو کے نظام میں شفافیت اولین ترجیح ہے' عاصم کردگیلو

عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنے کیلئے وسائل بروئے کار لارہے ہیں' صوبائی وزیر

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر برائے ریونیو میر محمد عاصم کردگیلو نے کہا ہے کہ صوبے میں عوامی مسائل کے حل اور ریونیو کے نظام میں شفافیت حکومت کی اولین ترجیح ہے عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنے کیلئے تمام تر وسائل بروئے کار لائیں گے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی اور غفلت برداشت نہیں کی جائے گی کوتاہی اور غفلت برتنے والوں کے خلاف بھرپور محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی' یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی' انہوں نے کہا کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے اصلاحات......... بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

پر عملدرآمد جاری ہے تاکہ عوام کو زمینوں اور دیگر ریکارڈ کے حوالے سے بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں انہوں نے مزید کہا کہ صوبائی حکومت کرپشن کے خاتمے اور عوامی خدمت کے جذبے کے تحت اقدامات اٹھارہی ہے۔ میر عاصم کردگیلو نے افسروں کو ہدایت کی کہ وہ دفاتر میں عوامی سہولت کو اولین ترجیح دیں اور شکایات کے فوری ازالے کو یقینی بنائیں۔

ملا فاضل کالج مند کے مسائل کے حل کیلئے اقدامات اٹھائیں گے' مینا مجید

افسوس 15 سال گزرنے کے باوجود یہ تعلیمی ادارہ اب تک مکمل طور پر فعال نہ ہوسکا' مشیر برائے کھیل

کوئٹہ (خ ن) مشیر برائے کھیل وامور نوجوانان محترمہ مینا مجید بلوچ نے سوشل میڈیا پر گورنمنٹ انٹر ملا فاضل کالج مند سے متعلق سامنے آنے والی خبروں کا نوٹس لیتے ہوئے کالج کے مسائل کے فوری حل اور اسے مکمل طور پر فعال بنانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ مینا مجید بلوچ نے کہا کہ گورنمنٹ انٹر ملا فاضل کالج مند کو درپیش مسائل کے حل کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے اور کالج کو جلد از جلد مکمل طور پر فعال بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا......... بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

کہ گورنمنٹ انٹر ملا فاضل کالج مند کا سنگ بنیاد 2011ء میں رکھا گیا تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تقریباً 15 سال گزرنے کے باوجود یہ تعلیمی ادارہ اب تک مکمل طور پر فعال نہیں ہوسکا یہ صورتحال نہ صرف افسوسناک ہے' بلکہ علاقے کے نوجوانوں کے لئے تعلیمی مواقع کی کمی کا باعث بھی بنی ہوئی ہے۔ مشیر برائے کھیل وامور نوجوانان نے کہا کہ ماضی میں اس علاقے سے وفاقی سطح پر وزیر تعلیم سمیت متعدد صوبائی وزراء گزرے لیکن اس کے باوجود ایک بنیادی تعلیمی سہولت یعنی کالج کو مکمل طور پر فعال نہیں کیا جاسکا۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ حکومت میں انشاء اللہ اس کالج کو فعال بنانے کے لیے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔ مینا مجید بلوچ نے مزید کہا کہ گزشتہ سال انہوں نے اپنی کوششوں سے کالج کیلئے تدریسی عملے کی چار پوسٹیں منظور کرائی تھیں جبکہ رواں سال غیر تدریسی عملے کی کمی کو پورا کرنے کیلئے بھی کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی تعیناتی ایک ماہ کے اندر اندر یقینی بنانے کیلئے متعلقہ حکام سے رابطہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں وہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے پہلے بھی کئی بار ملاقات کر چکی ہیں اور اب دوبارہ ملاقات کریں گی تاکہ اکیڈمک پوسٹوں پر تدریسی عملے کی تعیناتی کے عمل کو تیز کیا جاسکے۔ اسی طرح غیر تدریسی عملے کی کمی کو پورا کرنے کے لیے بھی متعلقہ حکام سے بات کی جائے گی۔ مینا مجید بلوچ نے کہا کہ تعلیمی ترقی موجودہ حکومت کے وژن کا اہم حصہ ہے اور اسی وژن کے تحت گورنمنٹ انٹر ملا فاضل کالج مند کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ کالج کو مزید نظرانداز نہیں ہونے دیا جائے گا اور اسے فعال بنانے کے لیے عملی اقدامات کا آغاز کیا جائے گا۔

دہشتگردوں کی بزدلانہ کارروائیاں امن کے عزم کو کمزور نہیں کرسکتیں' امیر حمزہ زہری

مستونگ میں سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر دہشتگردوں کے بزدلانہ حملے کی مذمت کرتے ہیں

بلوچستان کے عوام دہشتگردی کے خلاف متحد' سیکیورٹی فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں' صوبائی مشیر

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے ضلع مستونگ میں سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر دہشتگرد حملے کی شدید مذمت کی ہے صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ زہری نے کہا کہ قیام امن میں خلل ڈالنے والے دہشتگرد کسی رعایت کے مستحق نہیں، دہشتگردوں کی بزدلانہ کارروائیاں امن کے عزم کو کمزور نہیں کرسکتیں انہوں نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز نے ملک اور بلوچستان میں امن کے قیام کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں، جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ زہری کا کہنا تھا کہ عوامی حمایت اور طاقت سے دہشتگردوں کو جلد شکست کا سامنا ہوگا، بلوچستان کے عوام دہشتگردی کے خلاف متحد اور سیکیورٹی فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے حملے میں سیکیورٹی اہلکار کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہید کے درجات کی بلندی اور زخمی اہلکاروں کی جلد صحتیابی کے لیے دعا بھی کی

CamScanner

قیام امن میں خلل ڈالنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، امیر حمزہ زہری

دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں امن کے عزم کو کمزور نہیں کرسکتیں

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی مشیر امدادِ باہمی و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے ضلع مستونگ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قیام امن میں خلل ڈالنے والے دہشت گرد کسی رعایت کے مستحق نہیں، دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں امن کے عزم کو کمزور نہیں کرسکتیں انہوں نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے ملک اور بلوچستان میں امن کے قیام کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں عوامی حمایت اور طاقت سے دہشت گردوں کو جلد شکست کا سامنا ہوگا بلوچستان کے عوام دہشت گردی کے خلاف متحد اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے حملے میں سیکورٹی اہلکار کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہید کے درجات کی بلندی اور زخمی اہلکاروں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔

صحبت پور ضلع میں بلیک ٹاپ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کو ترجیح دی جارہی ہے، سلیم کھوسہ

عوامی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہیں، مسائل کے حل کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں

ڈیرہ مراد جمالی/صحبت پور (نامہ نگار) مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر و صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد خان کھوسہ نے کہا ہے کہ صحبت پور کے عوام نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے، ان کے ساتھ ہمارا رشتہ محض سیاسی نہیں بلکہ محبت، اعتماد اور خدمت پر مبنی ایک اٹوٹ رشتہ ہے۔ عوام کی مشکلات اور بنیادی ضروریات سے بخوبی آگاہ ہیں اور ان کے حل کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔ ضلع صحبت پور کو ایک ترقی یافتہ اور جدید ضلع بنانے کے لیے رواں مالی سال خطیر رقم مختص کی گئی ہے، جس کے ذریعے بلیک ٹاپ سڑکوں کی تعمیر و توسیع، تعلیم، صحت، آبنوشی اور دیگر بنیادی و فلاحی منصوبوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ہماری اولین ترجیح عوام کو بنیادی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کرنا اور پسماندہ علاقوں کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنا ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ علاقے کی ترقی کے لیے سڑکوں کا بہتر اور مضبوط انفراسٹرکچر بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اسی لیے حکومت نے صحبت پور کے مختلف علاقوں میں بلیک ٹاپ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے منصوبوں کو ترجیح دی جارہی ہے، تاکہ شہریوں کو آمد و رفت کی بہتر سہولیات میسر آسکیں، زرعی پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے میں آسانی ہو اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہو۔ حکومت ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، معیار اور عوامی مفاد کو بنیادی اہمیت دے رہی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ترقیاتی بجٹ کا زیادہ سے زیادہ فائدہ عام آدمی تک پہنچے اور ایسے منصوبے مکمل کیے جائیں جن کے ثمرات طویل عرصے تک عوام کو حاصل ہوتے رہیں۔ عوام نے ہم پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اسے ہر صورت برقرار رکھا جائے گا اور علاقے کی ترقی و خوشحالی کے لیے خدمت کا یہ سلسلہ مزید تیزی کے ساتھ جاری رکھا جائے گا۔

اصل حقائق پشتونوں سے چھپانا قوم دوستی نہیں، میر ضیا لانگو

یہ وہ خوف اور ڈر ہے جو ہمارے لیڈروں کے دلوں سے نہیں نکل سکتا، جان کے خوف سے دہشتگرد تنظیموں کا نام نہیں لیا جارہا

دہشتگرد تنظیم سراوان حملے کو تسلیم کرچکی ہے، تصویریں بھی ریلیز کردیں، اپنے آپ کو لیڈر کہنے والوں کو ڈرنا نہیں چاہیے، گفتگو

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے محمود خان اچکزئی کے بیان پر شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی جان کے خوف کی وجہ سے دہشت گرد تنظیموں کا نام نہ لے کر غلط بیانی کر رہے ہیں اور اصل حقائق پشتونوں سے چھپانا قوم دوستی نہیں بلکہ دشمنی کے مترادف ہے، جبکہ سراوان حملے کی ذمہ داری

.... بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 پر

دہشت گرد تنظیم قبول کرچکی ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ وہ خوف اور ڈر ہے جو ہمارے لیڈروں کے دلوں سے نہیں نکل سکتا، جو کہ دوغلے پن کے مترادف ہے۔ ایک دہشت گرد تنظیم سراوان حملے کو خود نہ صرف تسلیم کررہی ہے بلکہ تصویریں بھی ریلیز کرچکی ہے، لیکن ہمارے لیڈروں میں ہمیشہ دو چیزوں کی کمی دیکھی گئی ہے۔ پہلی شارٹ کٹ یہ ہوتا ہے کہ ہر چیز کو حکومت کے کھاتے میں ڈالتا ہے جس سے ملک اور ریاست کی بدنامی ہو، اور دوسری بات یہ ہے کہ لیڈران کو اپنی جان کا خوف لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ دہشت گرد تنظیم کا نام نہیں لے رہے اور عوام سے اصل حقائق چھپا کر شارٹ کٹ راستہ اختیار کرتے ہوئے سب کچھ حکومت کے سر ڈال دیتے ہیں۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ حقیقت پوری دنیا کو پتہ ہیں، اس لیے جو اپنے آپ کو لیڈر کہتے ہیں ان کو نہیں ڈرنا چاہیے بلکہ لیڈرز کو میدان میں عوام کی قیادت کرنی چاہیے اور حقیقت بات لوگوں تک پہنچانی چاہیے۔

عوام کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں گے، محمد خان لہڑی

حلقہ انتخاب میں سڑکوں، بنیادی مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات اٹھا رہے ہیں

جھل مگسی تا گنداواہ تک خطیر رقم سے بلیک ٹاپ روڈ بنائیں گے، پارلیمانی سیکرٹری ایکسائز

نصیرآباد (نامہ نگار) صوبائی پارلیمانی سیکرٹری ایکسائز حاجی محمد خان لہڑی نے کہا ہے کہ حلقہ انتخاب کی تعمیر و ترقی اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے عوام نے ہم پر جو اعتماد کیا اس پر پورا اترنے کیلئے خدمت کا یہ سلسلہ بھرپور انداز میں جاری رکھا جائے گا علاقے میں سڑکوں، تعلیم، صحت، آبنوشی، بجلی اور دیگر بنیادی مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جھل مگسی سے گنداواہ تک خطیر رقم سے روڈ بنایا جائے گا انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاح و بہبود اور پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے موثر اقدامات کیے جارہے ہیں جن کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں ہمارا مقصد محض اعلانات نہیں بلکہ عملی طور پر ترقیاتی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اور عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا ہے حاجی محمد خان لہڑی نے کہا کہ حلقہ انتخاب کے مختلف علاقوں میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی رفتار کو مزید تیز کیا جائے گا جبکہ جہاں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر منصوبے شروع کیے جائیں گے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع، تعلیمی اداروں میں سہولیات کی فراہمی اور صحت کے شعبے کی بہتری بھی ہماری ترجیحات کا اہم حصہ ہے انہوں نے مزید کہا کہ عوامی خدمت ایک مسلسل عمل ہے اور ہم بلاامتیاز عوام کی خدمت پر یقین رکھتے ہیں۔ علاقے کے عوام کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں اور ان کے حل کے لیے بھرپور کوششیں جاری ہیں ان شاء اللہ عوامی مشاورت اور عوامی تعاون سے حلقہ انتخاب کو ترقی کے عمل کو مزید تیز کیا جائے گا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان نے نوجوانوں کو روشن مستقبل کا نیا وژن دیا، بابر یوسفزئی

صوبائی حکومت نے محض دعوؤں کی بجائے عملی اقدامات کے ذریعے عوام کو ریلیف دیا

آج باصلاحیت طلبہ کو دنیا کی بہترین جامعات میں تعلیم کیلئے مواقع فراہم ہیں، معاون داخلہ

کوئٹہ (این این آئی) معاون برائے داخلہ حکومت بلوچستان بابر یوسفزئی نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے، نوجوانوں کے روشن مستقبل کیلئے عملی اقدامات جاری ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی متحرک، دوراندیش اور عوام دوست قیادت میں بلوچستان ترقی اور خوشحالی کی نئی منزلوں کی جانب گامزن ہے۔ صوبائی حکومت نے محض دعوؤں کی بجائے عملی اقدامات کے ذریعے عوام کو ریلیف،

.... بقیہ 56 صفحہ نمبر 7 پر

نوجوانوں کو مواقع اور صوبے کو ترقی کی سمت دینے کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان کے نوجوانوں کو صوبے کا سب سے قیمتی اثاثہ قرار دیتے ہوئے ان کے تعلیمی مستقبل پر خصوصی توجہ دی ہے میرٹ کی بنیاد پر اسکالرشپس کے ذریعے بلوچستان کے باصلاحیت طلبہ کو دنیا کی بہترین جامعات میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جارہے ہیں۔ آج بلوچستان کے بچے آکسفورڈ اور ہارورڈ جیسی عالمی شہرت یافتہ جامعات میں تعلیم حاصل کررہے ہیں، جو وزیراعلیٰ کی نوجوان دوست پالیسی اور تعلیمی وژن کا عملی ثبوت ہے۔ نوجوانوں کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے مصنوعی ذہانت (AI) سمیت جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں روزگار اور تربیت کے مواقع پیدا کیے جارہے ہیں، جبکہ میرٹ کلچر کو فروغ دے کر نوجوانوں کو سفارش اور اقربا پروری کے بجائے اپنی صلاحیت، قابلیت اور محنت کی بنیاد پر آگے بڑھنے کا موقع دیا جارہا ہے۔ صوبے میں ترقیاتی منصوبوں پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے حکومت بلوچستان کا مقصد ترقیاتی عمل کو صرف بڑے شہروں تک محدود رکھنے کے بجائے اسے دور دراز علاقوں اور عام آدمی کی دہلیز تک پہنچانا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 24 AUG 2026 Page No. 10

نوجوان بلوچستان کا مستقبل، آئندہ باگ ڈور انہی کے ہاتھ میں ہوگی، بلال کاکڑ

نوجوانوں کو جدید تعلیم اور عملی تجربات سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے کہا ہے کہ بلوچستان کے نوجوان بے پناہ صلاحیتوں اور ٹیلنٹ کے مالک ہیں، انہیں اپنی صلاحیتوں کو مثبت اور تعمیری انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے صوبے اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ نوجوان بلوچستان کا مستقبل ہیں اور مستقبل کی باگ ڈور انہی کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان ماڈل یونائیٹڈ نیشن (BMUN) 2026 کی تین روزہ کانفرنس کی اختتامی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں سیکرٹری تعلیم بلوچستان لعل جان جعفر، چیف ایگزیکٹو آفیسر بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ قائم لاشاری سمیت دیگر معززین، منتظمین اور طلباء و طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ بلال خان کاکڑ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نوجوانوں کے حوالے سے ایک واضح وژن رکھتے ہیں اور صوبائی حکومت نوجوانوں کو تعلیم، مہارت اور قیادت کے مواقع فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو جدید تعلیم اور عملی تجربات سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ مستقبل کے چیلنجز کا مؤثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ بی ایم یو این جیسے پروگرام نوجوانوں کو اپنی قائدانہ، تخلیقی اور ابلاغی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ تین روزہ کانفرنس کے دوران طلباء و طالبات نے مختلف سیشنز، مباحثوں، مذاکرات اور مکالموں میں حصہ لے کر اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر سیکرٹری تعلیم بلوچستان لعل جان جعفر نے کہا کہ موجودہ دور میں طلباء و طالبات کے درمیان مذاکرات اور مکالمے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ بلوچستان میں بھی ایسی سرگرمیوں کی ضرورت ہے، کیونکہ خیالات اور آئیڈیاز کا تبادلہ نوجوانوں کی فکری اور علمی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایم یو این کے شرکاء نے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ بلوچستان کے نوجوان مستقبل کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ مقررین نے بی ایم یو این کے منتظمین کو کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس طرح کے علمی اور فکری پروگرام بلوچستان کے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار اور مستقبل کی قیادت کے لیے مزید مواقع فراہم کرتے رہیں گے۔

حکومت بلوچستان کے مالی تعاون سے یونیورسٹی آف مکران میں تقریب

رائز بلوچستان پروگرام سے نوجوان اپنا مستقبل بہتر کر سکیں گے، آفتاب اسلم اور دیگر کا خطاب

پنجگور (نامہ نگار) حکومت بلوچستان کے مالی تعاون سے یونیورسٹی آف مکران میں سماجی ہم آہنگی اور نوجوانوں کو خود مختار بنانے کے حوالے سے تقریب کا انعقاد کیا گیا مہمان خاص یونیورسٹی آف مکران کے رجسٹرار آفتاب اسلم تھے شیر احمد رضا نے تقریب کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے رائز بلوچستان پروگرام کا باقاعدہ تعارف کرایا اور کہا کہ رائز بلوچستان کا مقصد نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں پر پنجگور کے نوجوان اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں مہمان خاص آفتاب اسلم نے کہا کہ رائز بلوچستان پروگرام سے نوجوان اپنا مستقبل بہتر کر سکیں گے آج کا جدید دور جدید تقاضوں کا محتاج ہے ہمارے نوجوانوں نے اگر جدید دور کے تقاضوں کو نہیں سمجھا تو پیچھے رہ جانے کا خدشہ ہے تقریب سے بی آر ایس پی کے ضلعی کوآرڈینیٹر مجاہد علی بلوچ اور سوشل ورک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ راشد منظور نے بھی خطاب کیا۔

MASHRIQ QUETTA

پٹرولیم لیوی سے بلوچستان میں شاہراہوں کی تعمیر کیلئے 74 ارب روپے جاری

کراچی، کوئٹہ، چمن روڈ کی ڈوئلائزیشن اور ری ہیبلیٹیشن۔ کراچی، کرار او روڈ خضدار کیلئے 33 ارب 7 کروڑ 71 لاکھ کا اجراء

رقم نیشنل ہائی وے اتھارٹی وزارت مواصلات وتعمیرات کی درخواست کے مطابق بغیر کسی ایڈجسٹمنٹ کے جاری کی گئی، وزارت خزانہ

پی ڈی ایل کی وصولی براہ راست وفاقی خزانے میں جمع ہو رہی ہے، این 25- کے اہم روڈ منصوبوں کے لیے فنڈز کی فراہمی جاری ہے

اسلام آباد (زاہد احمد خان) وفاقی حکومت نے نے پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی سے بلوچستان میں شاہراہوں کی تعمیر کے لیے 74 ارب روپے سے زائد جاری کر دیئے۔ وزارت خزانہ سے جاری دستاویزات کے مطابق پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) کے مالی سال کے دوران 30 جون 2026 تک 1,564 ارب روپے رہی ہے۔ دستاویزات .... بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 پر

کے مطابق نیشنل ہائی وے این 25- کے منصوبوں کے لیے مالی سال 26-2025 کے لیے 100 ارب روپے کی پی ایس ڈی پی مختص کی گئی تھی، جسے بعد میں پی ایس ڈی پی کی راشنلائزیشن اور وزارت مواصلات کی درخواست پر دوبارہ مختص کرتے ہوئے 74 ارب 15 کروڑ 32 لاکھ 28 ہزار روپے کر دیا گیا۔ دستاویزات کے مطابق حکومت نے بلوچستان کی مرکزی شاہراہوں کی تعمیر کے لیے یہ فنڈز جاری کیے ہیں

CamScanner

گوادر کو وفاق کے زیر انتظام لانے کا فیصلہ قبول نہیں، ہدایت الرحمن بلوچ

[illegible]

امن کے قیام کیلئے سیاسی و سماجی حلقے مل کر کردار ادا کریں، شفیق مینگل

صوبے میں امن و امان کا قیام و عوام کی جان و مال کا تحفظ اولین ترجیح ہونی چاہیے، نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری

بلوچستان کے عوام کو مسائل کا سامنا، سیاسی قیادت، حکومت اور متعلقہ اداروں کے درمیان موثر رابطہ ضروری ہے، رہنماؤں کی ملاقات میں گفتگو

[illegible]

مسخ لاشوں کے بعد بھی بلوچستان سے انصاف نہ ہوا، سردار مینگل

[illegible]

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 24 AUG 2026 Page No. 12

بی این پی: بلوچستان کے مسائل جھوٹے بیانیے اور الزام تراشی سے حل نہیں ہونگے

سردار اختر مینگل اور پارٹی رہنماؤں سے من گھڑت بیانات منسوب کرنے کی بجائے اپنا احتساب کیا جائے، ترجمان

سیاسی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اسلام آباد میں مقتدر حلقوں کے سامنے غلط بیانی کی جا رہی ہے، بیان

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی ترجمان نے بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان کے سیاسی یتیم اور بونے عناصر صوبے کے گمبھیر سیاسی و قومی مسائل کے حل میں کردار ادا کرنے کی بجائے اپنی سیاسی ناکامیوں اور نااہلیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اسلام آباد جا کر مقتدر حلقوں کے سامنے غلط بیانی اور جھوٹے بیانیے پیش کر رہے ہیں۔ ترجمان نے بیان میں کہا کہ پارٹی قائد سردار اختر جان مینگل اور بلوچستان نیشنل پارٹی کے دیگر رہنماؤں سے من گھڑت اور بے بنیاد باتیں منسوب کرنا ان عناصر کی سیاسی کم مائیگی، بوکھلاہٹ اور زمینی حقائق سے لاعلمی کا واضح ثبوت ہے۔ بلوچستان کے عوام باشعور ہیں اور وہ بخوبی

بقیہ نمبر 40 صفحہ 5 پر

جانتے ہیں کہ کون حقیقی طور پر بلوچستان کے قومی، سیاسی اور عوامی حقوق کی جدوجہد کر رہا ہے اور کون ذاتی مفادات کے لیے مقتدر قوتوں کے دروازوں پر حاضری دے کر بلوچستان کے حقیقی مسائل کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ جو لوگ اپنے ہی علاقوں میں عوام کے درمیان جانے کی سیاسی و اخلاقی سکت نہیں رکھتے، جو عوامی اعتماد کھو چکے ہیں اور جن کے سیاسی کردار کا اب عوام کے سامنے اختتام پذیر ہو چکا ہے، وہ بلوچستان کے اجتماعی مسائل کے ترجمان بننے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟ ایسے عناصر کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر الزام تراشی کے بجائے اپنے سیاسی کردار اور ماضی کا احتساب کریں۔ ترجمان نے کہا کہ بلوچستان کے مسائل جھوٹی بیان بازی، من گھڑت الزامات اور اسلام آباد کے حلقوں کو خوش کرنے سے حل نہیں ہوں گے۔ بلوچستان کے حقیقی مسائل کا حل عوام کے سیاسی، آئینی، قومی اور جمہوری حقوق کو تسلیم کرنے، لاپتہ افراد کے مسئلے کو سنجیدگی سے حل کرنے، وسائل پر بلوچ عوام کے اختیار اور سیاسی فیصلوں میں حقیقی شراکت کو یقینی بنانے میں ہے۔ ترجمان نے واضح کیا کہ بلوچستان نیشنل پارٹی اپنے قائد سردار اختر جان مینگل کی قیادت میں بلوچستان کے عوام کے قومی و جمہوری حقوق کی جدوجہد سے کسی صورت دستبردار نہیں ہوگی۔ حتی پروپیگنڈے، کردار کشی اور جھوٹے بیانیوں سے پارٹی کی اصولی سیاست اور عوامی جدوجہد کو متاثر نہیں کیا جا سکتا۔ مرکزی ترجمان نے کہا کہ بلوچستان کے عوام اب سیاسی شعبدہ بازوں اور مفاد پرست عناصر کے کردار کو اچھی طرح پہچان چکے ہیں۔ جو لوگ ماضی کی ناکامیوں سے سبق سیکھنے کے بجائے آج بھی جھوٹ اور الزام تراشی کو سیاست کا ذریعہ بنا رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ تاریخ اور عوام دونوں کسی کے جھوٹے بیانیے کو قبول نہیں کرتے۔ بلوچستان کے بارے میں گمراہ کن اور من گھڑت بیانیے پھیلانے کا سلسلہ بند کیا جائے اور صوبے کے حقیقی مسائل پر سنجیدہ و ذمہ دارانہ اور زمینی حقائق پر مبنی سیاسی مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4 Dated: 24 AUG 2026 Page No. 13

صحبت پور، مستونگ اور چمن سے 5 افراد کی لاشیں برآمد کر لی گئیں

گوٹھ اسحاق خان سے تین افراد کی لاشیں ملیں، تینوں کو گولیاں لگی ہوئی تھیں، پولیس نے حقائق جاننے کیلئے تحقیقات شروع کر دیں

کھڈکوچہ سے سڑک کنارے سے ملنے والی لاش کی شناخت شکیل احمد کے نام سے ہوئی، چمن میں افغان شاہراہ سے قریب سے ایک لاش برآمد

ڈیرہ مراد جمالی (آن لائن) ضلع صحبت پور، ڈیرہ جمالی پولیس تھانہ کی حدود گوٹھ اسحاق خان کھوسہ کے قریب تین افراد کی گولیاں لگی لاشیں برآمد ہونے کی اطلاع پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ ذرائع کے مطابق تینوں افراد کی لاشیں تحویل میں لے کر ضروری قانونی کارروائی کے لیے میر ظہور حسین کھوسہ میموریل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال صحبت پور منتقل کی گئیں۔ ہسپتال ...... بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 پر

انتظامیہ کے مطابق تینوں لاشوں کے حوالے سے ضروری طبی و ہسپتال کارروائی سمیت تمام قانونی تقاضے مکمل کیے گئے، جس کے بعد لاشوں کو پولیس کی نگرانی میں سرد خانے منتقل کر دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق واقعے کے حوالے سے پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرنے سمیت واقعے کی نوعیت اور ہلاکتوں کی وجوہات جاننے کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے۔ تاہم تینوں افراد کی شناخت اور واقعے کی اصل وجوہات تاحال سامنے نہیں آسکیں۔ پولیس کی جانب سے مزید تحقیقات جاری ہیں، جبکہ لاشوں کی شناخت اور واقعے سے متعلق مزید حقائق تحقیقات مکمل ہونے کے بعد سامنے آنے کا امکان ہے۔ دریں اثناء مستونگ پولیس کے مطابق گزشتہ روز کھڈکوچہ کے علاقے میں سڑک کے کنارے سے ایک نامعلوم شخص کی نعش ملی جس کو فائرنگ کرکے قتل کیا گیا تھا نعش ہسپتال منتقل کر دی گئی جس کی شناخت شکیل احمد کے نام سے کی گئی جس کو ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں چمن پولیس کے مطابق گزشتہ روز چمن میں ایک افغان شاہراہ پر نئی مارکیٹ کے قریب سے ایک شخص کی نعش ملی جس کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا مزید کارروائی مقامی پولیس کر رہی ہے۔

لونی: نامعلوم افراد موبائل کمپنی کے ٹاور کو اغوا کر لیا

کوئٹہ (آن لائن) لونی کے علاقے سے نامعلوم افراد موبائل کمپنی کے ٹاور کو اغوا کر کے لے گئے۔ تفصیلات کے ...... بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر

مطابق گزشتہ روز لونی کے علاقے میں مسلح نامعلوم افراد اسلحہ کے زور پر موبائل کمپنی کے ٹاور جانان کو اغوا کر کے لے گئے پولیس نے مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5 Dated: 24 AUG 2026 Page No. 14

بوتل بند پانی کے 29 برانڈز پینے کیلئے غیر معیاری پائے گئے

20 شہروں سے بوتل بند منرل واٹر کے 230 برانڈز کے نمونے حاصل کیے گئے

4 برانڈز میں TDS مقررہ مقدار سے زیادہ پایا گیا، کونسل برائے تحقیقات آبی وسائل

کوئٹہ (نیوز ایجنسی) اپریل تا جون 2026 کی سہ ماہی میں کل 20 شہروں سے بوتل بند پانی (منرل واٹر) کے 230 برانڈز کے نمونے حاصل کیے گئے تفصیلات کے مطابق، پینے کے بوتل بند پانی کے مختلف برانڈز کی سہ ماہی رپورٹ کے نتیجے میں 230 میں سے 29 برانڈز غیر معیاری پائے گئے۔ حکومت پاکستان کی ہدایت پر پاکستان کونسل برائے تحقیقات آبی وسائل کراچی دستیاب بوتلوں میں بند پانی کی کوالٹی کو سہ ماہی بنیادوں پر مانیٹرنگ کرتی ہے اس.........

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر

سلسلہ میں اپریل تا جون 2026 کی سہ ماہی میں کل 20 شہروں سے بوتل بند پانی (منرل واٹر) کے 230 برانڈز کے نمونے حاصل کیے گئے۔ ان نمونوں کا پاکستان سٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کے تجویز کردہ معیار کے مطابق لیبارٹری تجزیہ کیا گیا اور اتھارٹی کے لیبارٹری تجزیے میں پانی جراثیم آلودہ، پینے کیلئے مضر صحت نکلا اور 230 میں سے 29 برانڈز پینے کیلئے غیر معیاری پائے گئے۔

کوئٹہ کے نجی ہسپتالوں میں فیسوں میں دوگنا اضافہ، شہری پریشان

مسیحاؤں نے اپنی فیس 2 سے 4 ہزار روپے تک بڑھا دی، کوئی پرسان حال نہیں

وزیر اور سیکرٹری صحت نجی ہسپتالوں کا ہنگامی دورہ کرکے عوامی مشکلات کا ازالہ کریں، شہریوں کا مطالبہ

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں قائم نجی و پرائیویٹ ہسپتالوں نے بھی امسال شروع کردی ڈاکٹروں کی فیسوں میں دوگنا اضافہ اور ادویات میں بھی عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں نجی ہسپتالوں کی بھرمار شروع ہے لیکن پارکنگ و دیگر سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے پورے کوئٹہ شہر میں نجی ہسپتالوں کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے صوبائی حکومت اور خاص کر وزیر صحت اس حوالے سے ایکشن لیکر نجی ہسپتالوں کے مالکان کو عوام کے ساتھ ظالمانہ رویہ اور ڈاکٹروں کی فیس میں کمی ساتھ میں ٹیسٹ و دیگر مراعات میں کمی شامل کیا جائے نہ ہونے کی صورت میں عوام نے نجی ہسپتالوں کے خلاف احتجاج کرنے کا اعلان کر دیا واضح رہے کہ اس وقت ایک طرف تو سرکاری ہسپتالیں جہاں اربوں روپے فنڈز ملتا ہے وہاں عوام کی سہولت کیلئے کچھ نہیں ہے تاہم ڈاکٹرز پورے وقت میں دو سے گھنٹے آکر واپس چلے جاتے ہیں دوسری جانب جہاں کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں اگر ہاسپٹل ہوٹل کے بعد نجی ہسپتال قائم ہوئے ہیں وہاں بھی عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کا سلسلہ شروع کیا ہے قبل ازیں 800 سو روپے فیس لینے والے ڈاکٹرز نے آج وہی فیس 2 ہزار سے 4 ہزار روپے تک کر دی ہے ساتھ میں مختلف ٹیسٹ وادویات کی مد میں بھی عوام کو لوٹا جا رہا ہے اسی طرح نجی ہسپتال تو بنا رہے ہیں لیکن مالکان کی جانب سے نہ تو پارکنگ ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز بنائی ہے جس سے عوام آسانی سے ہسپتال آکر اپنے مریضوں کا دیکھ بھال کیا جا سکے عوامی حلقوں نے حکومت وقت اور خاص کر وزیر صحت بلوچستان بخت محمد کاکڑ سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری ہسپتالوں پر خصوصی توجہ دینے کے ساتھ نجی ہسپتالوں کا بھی ہنگامی دورے کرکے جہاں عوام کی مشکلات درپیش ہے وہاں ان ہسپتالوں کے خلاف کارروائی کیا جائے۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 2700 روپے میں فروخت

اسلام آباد کے شہری ملک میں سب سے مہنگا آٹا خریدنے پر مجبور، گرانی کی نئی لہر سے متوسط و غریب طبقہ پریشان

لاہور (این این آئی) ملک میں مہنگائی کی نئی لہر نے شہریوں کی مشکلات مزید بڑھا دیں، مختلف شہروں میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت ایک ہفتے کے دوران 100 روپے تک بڑھ گئی۔ ادارہ شماریات کے مطابق اسلام آباد کے شہری ملک میں سب سے مہنگا آٹا خریدنے پر مجبور ہیں، جہاں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 3 ہزار 133 روپے 33 پیسے تک پہنچ گئی ہے۔ راولپنڈی میں یہی تھیلا 3 ہزار 93 روپے 33 پیسے تک فروخت ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق خضدار میں ایک ہفتے کے دوران 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 100 روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ بہاولپور میں قیمت 60 روپے تک بڑھی۔ حیدرآباد میں آٹا 40 روپے، جبکہ لاڑکانہ اور کوئٹہ میں 20، 20 روپے مہنگا ہوا۔ ادارہ شماریات کے

بقیہ نمبر 7 صفحہ 5 پر

مطابق کوئٹہ میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 2 ہزار 700 روپے تک پہنچ گئی، ملتان میں 2 ہزار 900 روپے اور پشاور میں 3 ہزار 100 روپے تک میں فروخت ہو رہا ہے۔ دوسری جانب کراچی میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 3 ہزار روپے تک پہنچ گیا، جبکہ لاڑکانہ میں 2 ہزار 620، سکھر میں 2 ہزار 580 اور حیدرآباد میں 2 ہزار 880 روپے تک فروخت ہو رہا ہے۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، ملتان اور بہاولپور میں آٹے کے 20 کلو تھیلے کی قیمت 2 ہزار 800 روپے تک ریکارڈ کی گئی، جبکہ لاہور میں یہی تھیلا 2 ہزار 300 روپے میں دستیاب ہے۔

عدالتی احکامات نظرانداز

کوئٹہ ریجن کرکٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات کراچی میں کرانے کا فیصلہ

کراچی میں پی سی بی کے صرف دو نمائندے موجود ہونگے، 9 اضلاع کے 27 ووٹرز کو شہر قائد جانے پر کرکٹ حلقوں میں تشویش

کوئٹہ/کراچی (این این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے سول کورٹ کوئٹہ میں کیس زیر التوا ہونے اور امتناعی حکم (اسٹے آرڈر) کے باوجود کوئٹہ ریجن کرکٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات 24 اگست کو کراچی میں منعقد کرانے کا فیصلہ کرلیا ہے، جس پر مقامی کرکٹ حلقوں اور عوام میں شدید تشویش اور بے چینی پھیل گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق کوئٹہ کی سول عدالت میں اس معاملے پر کیس ابھی تک چل رہا ہے اور اسٹے آرڈر ختم نہیں ہوا تھا، تاہم اس کے باوجود پی سی بی نے عجلت میں یہ فیصلہ کیا۔ پی سی بی نے اس فیصلے کا جواز پیش کرتے ہوئے موقف اپنایا ہے کہ بلوچستان میں امن وامان کے حالات سازگار نہیں ہیں، جس کے پیش نظر یہ انتخابات کراچی منتقل کیے جا رہے ہیں۔ پی سی بی کا یہ موقف حکومت بلوچستان کے ان دعووں سے متصادم نظر آتا ہے جو سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور دیگر پلیٹ فارمز پر مسلسل کیے جاتے ہیں کہ بلوچستان ایک پُرامن صوبہ ہے اور یہاں کے سفری راستے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ ریجن کرکٹ ایسوسی ایشن کے

بقیہ نمبر 5 صفحہ 5 پر

امیدواران، ووٹرز اور کرکٹ حلقوں نے اس فیصلے پر سخت شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے ناانصافی کا سوال اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کراچی میں پی سی بی کے صرف دو نمائندے موجود ہوں گے، جبکہ کوئٹہ ریجن کے 9 اضلاع سے 27 ووٹرز کو کراچی جانا پڑے گا۔ شائقین اور مقامی حکام کا کہنا ہے کہ دو افراد کو کراچی سے کوئٹہ لانا زیادہ آسان اور مناسب ہوتا، بجائے اس کے کہ بلوچستان کے 27 نمائندوں کو [illegible] کوئٹہ، لورالائی، سبی، خضدار، مکران، رخشان اور کوئٹہ سٹی جیسے [illegible] کو صرف مشکل میں ڈالا ہے بلکہ ان سے وابستہ خاندان والوں کو بھی مشکلات میں ڈالا ہے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 24 AUG 2026 Page No. 15

وزیراعظم شہباز شریف کا بلوچستان کے مسائل پر گرینڈ ڈائیلاگ کی تجویز، صوبے کی ترقی اور خوشحالی کیلئے صوبائی اور وفاقی حکومت پرُعزم

وزیراعظم شہباز شریف نے بلوچستان کے مسائل کے حل کے لیے گرینڈ ڈائیلاگ کی تجویز دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسائل کے حل کا طریقہ مشاورت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مسائل کی آڑ میں کوئی محب وطن بندوق نہیں اٹھا سکتا۔ بلوچستان نیشنل ورکشاپ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ گرینڈ ڈائیلاگ کا مقصد بلوچ عوام کی بات سننا ہے، بلوچستان کو درپیش مسائل اور چیلنجز کو باہمی گفتگو کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ وزیراعظم نے کہا کہ بلوچستان بلوچ اور پشتون اقوام پر مشتمل ہے، بلوچوں کی مہمان نوازی عظیم روایات سے مزین ہے۔ بلوچستان کے مختلف حصوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا، بلوچ عمائدین اور عوام نے دل کی آواز پر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا۔ شہباز شریف کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے مسائل ڈائیلاگ کے ذریعے حل ہونے چاہییں۔ اگر مسائل اور چیلنجز ہیں تو انہیں باہمی گفتگو کے ذریعے حل کیا جائے، اسی لیے بلوچستان کے مسائل کے حل کے لیے گرینڈ ڈائیلاگ ہونا چاہیے۔ وزیراعظم نے کہا کہ بلوچستان معدنیات سمیت دیگر وسائل سے مالا مال ہے اور ان وسائل پر پہلا حق صوبے کے عوام کا ہے۔ ملک کے بڑے صوبے کے مسائل بھی زیادہ ہیں، مسائل کا حل وسائل کی منصفانہ تقسیم سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں مزدوری کرنے والوں کو شناخت کی بنیاد پر قتل کرنا جائز نہیں۔ بدقسمتی سے کراچی سے چمن این 25 شاہراہ پر کام کرنے والے مزدوروں کو شہید کیا جاتا ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے پیچھے دشمن ممالک ہیں، جبکہ فتنہ الخوارج دشمن ممالک سے وسائل حاصل کر رہے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے قربانیاں دے کر عوام کو محفوظ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معرکہ حق کے دوران پوری قوم یک جان دو قالب تھی۔ شہباز شریف نے گوادر پورٹ کو خطے کی اہم ترین اور شاندار بندرگاہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ گوادر پورٹ پر ایک لاکھ ٹن کا مال بردار جہاز لنگر انداز ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوادر کا ہوائی اڈہ چین کی طرف سے تحفے میں ملا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ فیلڈ مارشل کے ساتھ مل کر کراچی سے چمن این 25 شاہراہ تعمیر کر رہے ہیں، تاہم بدقسمتی سے شاہراہ پر کام کرنے والے مزدوروں کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 22 ہزار زرعی ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا ہے جبکہ 70 ارب روپے کے شمسی منصوبے میں 40 ارب روپے وفاق نے خرچ کیے۔ شہباز شریف کا کہنا تھا کہ چاروں صوبے مل کر چلیں تو ہی ملک ترقی کرے گا۔ بلوچستان ریاست کا امیر ترین صوبہ ہے اور اگر بلوچستان ترقی کی دوڑ میں شامل نہیں ہوگا تو ملک ترقی نہیں کرے گا۔

وزیراعظم شہباز شریف کی یہ بات بالکل درست ہے کہ بلوچستان کی ترقی پاکستان کی حقیقی اور پائیدار ترقی کی ضمانت ہے۔ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا یہ صوبہ قیمتی قدرتی وسائل، معدنیات اور اسٹریٹجک اہمیت کا حامل ہے، بلوچستان میں پرامن بنانے کے لیے گرینڈ ڈائیلاگ انتہائی ضروری ہے۔ بلوچستان گیس، تیل، سونا، تانبا اور دیگر نایاب معدنیات سے مالا مال ہے، ان وسائل اور دولت پر سب سے پہلا حق یہاں کے غیور اور محنتی عوام کا ہے۔ صوبے کے عوام کو تعلیم، صحت، روزگار اور بہتر روڈ انفراسٹرکچر کی فراہمی وفاق کی اہم ذمہ داری ہے۔ مسائل کا حل باہمی مشاورت، افہام و تفہیم اور وسائل کی منصفانہ تقسیم میں پوشیدہ ہے۔ پاکستان کا حال اور مستقبل بلوچستان سے جڑا ہوا ہے، اس لیے یہاں پائیدار امن اور ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل پوری قوم کی ضرورت ہے۔ وفاق اور صوبائی حکومت کی جانب سے بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے میگا منصوبوں پر خطیر رقم خرچ کی جارہی ہے جبکہ بیرونی سرمایہ کاری کیلئے بھی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تاکہ بلوچستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ بلوچستان کے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے بیشتر منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں جن سے بلوچستان کے عوام کو درپیش مشکلات سے چھٹکارا ملے گا۔ بلوچستان کے تمام اسٹیک ہولڈر اس بات پر متفق ہیں کہ بلوچستان کو اس کا جائز حق ملنا اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ضروری ہے تاکہ ان وسائل سے ملنے والے محاصل کو عوام اور بلوچستان کی ترقی و خوشحالی پر خرچ کیا جائے۔ وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف کی جانب سے بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے گرینڈ ڈائیلاگ کا پیغام خوش آئند ہے جبکہ صوبائی حکومت بھی اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔ توقع ہے کہ وفاقی حکومت کم از کم اس بار سنجیدگی کا مظاہرہ کرے گی اور مسائل کو حل کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کی بجائے مذاکرات کو ترجیح دے گی اگرچہ معاملات کو سلجھانے میں پہلے ہی کافی دیر کی جاچکی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

6

Daily: MEEZAN QUETTA

24 AUG 2026

Bullet No. ... No. 16

کوئٹہ میں گیس کی لوڈشیڈنگ قابل تشویش!

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ایک عرصے سے گیس پریشر میں کمی اور لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے۔شہریوں کو سوئی سدرن گیس کمپنی کی جانب سے گیس کی فراہمی کے حوالے سے ایک شیڈول جاری کیا گیا ہے جس میں گیس کی فراہمی کو ایک ڈاکٹر کے نسخے کی طرح صبح،دوپہر اور شام کے اوقات میں ترتیب دیا ہے۔اب گذشتہ دنوں سبی کے قریب سوئی گیس کی فراہمی کی ایک پائپ لائن کو تخریب کاری سے اڑادیا گیا۔اس کے بعد سوئی سدرن گیس کمپنی نے لوڈشیڈنگ کا ایک نیا شیڈول جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعے سے صوبے کے اکثر علاقوں کو گیس کی سپلائی معطل ہے اس لیے گیس کی لوڈشیڈنگ میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ایک عرصے سے گیس کی لوڈشیڈنگ اور پریشر میں کمی قابل تشویش امر ہے کیونکہ اب موسم گرم ہے لیکن اس کے باوجود گیس کا نہ ہونا سمجھ سے بالاتر ہے۔عوامی حلقوں کو ابھی سے یہ فکر لاحق ہوگئی ہے کہ موسم گرما میں گیس کی پوزیشن یہ ہے تو آگے موسم سرما میں تو گیس بالکل ہی نہیں ہوگی۔جو کہ ایک بڑا لمحہ فکریہ اور سوئی سدرن گیس کمپنی کی کارکردگی پر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے؟۔یہاں اس بات کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں گیس پریشر میں کمی اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ایک عرصے سے چل رہا ہے لیکن ہر سال سوئی سدرن گیس کمپنی حکام کی جانب سے ان کو حل کرنے کے لیے یقین دہانیاں کرائی جاتی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس پر عملی طور پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔جو کہ باعث تشویش ہے۔سوئی سدرن گیس کمپنی کے ان مسائل کے حوالے سے ان ہی سطور میں بارہا مرتبہ ذکر کیا جاچکا ہے اور اس سلسلے میں مذکورہ مسائل کو حل کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے لیکن ان کو سنجیدہ نہیں بلکہ مسلسل نظرانداز کیا جارہا ہے جو کہ عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ سوئی سدرن گیس کمپنی کو نہ صرف گیس کی مسلسل سپلائی کو یقینی بنانا چاہیے بلکہ اس کے بلوں پر بھی غور کرنا چاہیے جو کہ گیس کے نہ ہونے کے باوجود مسلسل زیادہ آرہے ہیں۔کمپنی کے اس اقدام سے صارفین ذہنی مریض بن چکے ہیں۔گھروں میں گیس کے نہ ہونے سے سارا شیڈول متاثر ہورہا ہے۔بچے سکولوں اور بڑے دفاتر میں اکثر بغیر ناشتے کے جاتے ہیں۔اس طرح گھریلو خواتین کو کھانا پکانے میں بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لیے اس کا فوری طور پر ازالہ کرنا چاہیے جو کہ انتہائی ناگزیر ہے۔

CamScanner

بلوچستان کی ترقی کے لیئے وزیراعظم اور فیلڈ مارشل کے عملی اقدامات کے اعلانات

وزیراعظم محمد شہباز شریف نے بلوچستان کے مسائل پر گرینڈ ڈائیلاگ کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ ماضی میں جو ہوا سو ہوا، بندوق اٹھانا قابل قبول نہیں۔ جو اپنا راستہ درست کرنے کو تیار ہیں انہیں خوش آمدید کہنا چاہیے، بلوچستان کو ترقی و خوشحالی کی دوڑ میں شامل کئے بغیر پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ گذشتہ روز بلوچستان نیشنل ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ مسائل کے حل کا بہترین طریقہ مشاورت اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ہے، بلوچستان کے عوام کی تمام جائز شکایات کا ازالہ کریں گے۔ ورکشاپ میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، وفاقی وزرا، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی، بلوچستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماوں اور عمائدین نے بھی شرکت کی۔ دریں اثنا چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے کہا ہے کہ بلوچستان اور پاکستان کا حال اور مستقبل ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور ہمیشہ جڑا رہے گا۔ ریاست کے غیر متزلزل، پرعزم اور فیصلہ کن ردعمل سے دشمن کے عزائم ناکام بنائے جائیں گے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ) آئی ایس پی آر (کے مطابق فیلڈ مارشل عاصم منیر نے بلوچستان کی اہم شخصیات اور سیاسی قیادتوں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان باصلاحیت، ثابت قدم، محب وطن اور باوقار عوام سے مالا مال ہے۔ بلوچستان کے نوجوانوں میں صلاحیت اور مواقع کی کوئی کمی نہیں، قوم کے اجتماعی عزم اور ریاست کے غیر متزلزل، پختہ اور فیصلہ کن ردعمل کے ذریعے دشمن کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا جائے گا۔ فیلڈ مارشل کا کہنا تھا کہ بیرونی سرپرستی میں کام کرنے والے پراکسی عناصر کو بلوچستان میں عدم استحکام پیدا کرنے، صوبے کی ترقی کے عمل میں رکاوٹ ڈالنے اور ریاست اور عوام کے درمیان خلیج پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ریاست اپنے غیر متزلزل عزم کے ساتھ ان مذموم عزائم کو ناکام بنائے گی۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ بلوچستان اور پاکستان کا حال اور مستقبل ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ بلوچستان محض رقبے کے اعتبار سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ نہیں بلکہ قدرتی وسائل، جغرافیائی محل وقوع، گوادر کی بندرگاہ اور علاقائی تجارت کے روشن امکانات کے باعث ملکی معیشت، دفاع اور قومی سلامتی میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلوچستان میں امن، استحکام اور ترقی پورے پاکستان کے امن، استحکام اور ترقی کی ضمانت ہے

ہمیں بہر صورت یہ امر بھی پیش نظر رکھنا ہو گا کہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی صرف سکیورٹی آپریشنز سے مکمل نہیں، بلوچستان کے عوام کی محرومیوں کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ اس تناظر میں وزیراعظم شہباز شریف کا یہ کہنا یقیناً بہت اہمیت کا حامل ہے کہ بلوچستان کو ترقی میں شامل کئے بغیر ملک آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس پر بلوچستان کے مستقبل کی پائیدار حکمت عملی استوار ہونی چاہیے۔ بلوچستان کے عوام کو تعلیم، صحت، روزگار، مواصلات، صاف پانی اور بنیادی سہولتوں کے مساوی مواقع فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ قدرتی وسائل سے مالا مال اس صوبے کے عوام کو بہر صورت یہ احساس ہونا چاہیے کہ ان کے وسائل اور ان کی صلاحیتیں پاکستان کی ترقی کے ساتھ ساتھ خود ان کے بہتر مستقبل کا ذریعہ بن رہی ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 AUG 2026 Page No. 8

Livestock revival

Balochistan's livestock sector is one of the most important pillars of the provincial economy after agriculture. A large portion of the province's population is directly or indirectly associated with livestock rearing and related activities. For thousands of rural families, cattle, sheep, goats, camels and other animals are not merely sources of food but also vital assets that provide income, employment and economic security. Despite its enormous potential, however, the sector remains largely neglected and continues to face serious challenges.

The prolonged drought, shortage of water, degradation of grazing lands and inadequate availability of fodder have severely affected livestock production in different parts of the province. Climate change has further increased the vulnerability of pastoral communities, while inadequate veterinary services, limited access to modern breeding facilities and poor livestock management practices have compounded their difficulties.

This situation demands a comprehensive and long-term policy from the provincial government. Livestock development should no longer be treated as a secondary or traditional economic activity. It must be developed on scientific and modern lines through improved breeding, veterinary care, vaccination programmes, disease control, better nutrition and efficient management of grazing resources. Establishing veterinary centres in remote areas and ensuring the availability of qualified veterinary staff and medicines can significantly reduce animal mortality and improve productivity.

The government should also invest in water reservoirs, fodder production and livestock markets, while providing training to farmers in modern animal husbandry techniques. Financial assistance, soft loans and insurance schemes can help livestock owners recover from losses caused by drought, disease and other emergencies.

Balochistan possesses vast grazing areas and a large livestock population, giving it considerable potential to become a major supplier of meat, milk, wool, hides and other livestock products. If this potential is properly developed, the benefits will extend beyond the province by strengthening food security, creating employment, increasing rural incomes and contributing to national economic growth.

The provincial government must therefore give livestock development the attention it deserves and work in coordination with farmers, pastoralists, experts and the private sector. Scientific planning, sustained investment and effective implementation can transform the sector from a vulnerable traditional livelihood into a productive modern industry. Supporting livestock owners today will not only protect rural communities from economic hardship but also open new avenues of prosperity for Balochistan and Pakistan as a whole.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Baakhabar Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 AUG 2026 Page No. 19

صاف چمن، بہتر زندگی: وزیر اعلیٰ بلوچستان کا بروقت اقدام

تحریر: فاطمہ خان

کسی بھی شہر کی خوبصورتی کا اصل معیار صرف اس کی عمارتیں، سڑکیں اور بازار نہیں بلکہ اس کا صاف ستھرا اور صحت مند ماحول بھی ہوتا ہے۔ شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے اور صفائی ستھرائی ان سہولیات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی تناظر میں چمن میں صفائی کی ناقص صورتحال پر وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے نوٹس لینا ایک اہم اور بروقت اقدام ہے، جس کے نتیجے میں شہر میں صفائی کی خصوصی مہم شروع کی گئی۔ چمن بلوچستان کا ایک اہم شہر ہے جو اپنی جغرافیائی، تجارتی اور سماجی اہمیت کے باعث ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ شہر کے مصروف بازار، رہائشی علاقے، مرکزی شاہراہیں اور روزمرہ کی تجارتی سرگرمیاں موثر بلدیاتی نظام اور بہتر صفائی کی متقاضی ہیں۔ ایسے شہر میں گندگی اور کچرے کا طویل عرصے تک موجود رہنا نہ صرف شہر کے حسن کو متاثر کرتا ہے بلکہ شہریوں کی صحت اور روزمرہ زندگی پر بھی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے صفائی کی صورتحال کا نوٹس اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس اقدام نے ایک بنیادی شہری مسئلے کو حکومتی ترجیحات میں شامل کیا۔ اچھی طرز حکمرانی کا بنیادی تقاضا یہی ہے کہ حکومت صرف بڑے منصوبوں اور پالیسی معاملات پر توجہ نہ دے بلکہ ان مسائل کا بھی فوری ازالہ کرے جن کا براہ راست تعلق عام شہری کی روزمرہ زندگی سے ہو۔ صفائی محض شہر کی ظاہری خوبصورتی کا معاملہ نہیں بلکہ اس کا براہ راست تعلق صحت عامہ سے ہے۔ سڑکوں، گلیوں اور عوامی مقامات پر کچرے کے ڈھیر نہ صرف بدبو اور آلودگی کا باعث بنتے ہیں بلکہ مختلف بیماریوں کے پھیلاؤ کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ خصوصاً بچوں، بزرگوں اور کمزور طبقات کے لیے غیر صحت مند ماحول زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ چمن میں شروع کی جانے والی صفائی مہم کو اسی لیے محض ایک وقتی سرگرمی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مستقل اور موثر بلدیاتی نظام کی بنیاد کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ کچرا اٹھانا اور سڑکیں صاف کرنا فوری ضرورت ہے، تاہم دیرپا نتائج کے لیے باقاعدہ صفائی، کچرے کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے، نگرانی اور ذمہ دار اداروں کی موثر کارکردگی بھی ضروری ہے۔ یہاں مقامی حکومت اور متعلقہ بلدیاتی اداروں کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ شہریوں کا حکومت سے سب سے براہ راست رابطہ اکثر بنیادی شہری سہولیات کے ذریعے ہوتا ہے۔ صاف سڑکیں، مناسب نکاسی آب، بروقت کچرا اٹھانے کا نظام اور صاف عوامی مقامات حکومت کی کارکردگی کا وہ پہلو ہیں جنہیں شہری روزانہ کی بنیاد پر محسوس کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کا نوٹس اس بات کا واضح پیغام ہے کہ بنیادی شہری سہولیات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ صفائی کے نظام کو بہتر بنائے، متعلقہ اداروں کو وسائل فراہم کرے اور کارکردگی کی باقاعدہ نگرانی یقینی بنائے تاکہ صفائی مہم کے مثبت اثرات مستقل بنیادوں پر برقرار رہیں۔ تاہم کسی بھی شہر کو مستقل طور پر صاف رکھنے کے لیے صرف حکومتی اقدامات کافی نہیں ہوتے۔ شہریوں کا تعاون بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ گھروں، دکانوں اور کاروباری مراکز کا کچرا مقررہ مقامات پر ڈالنا، سڑکوں اور گلیوں میں کچرا پھینکنے سے گریز کرنا اور صفائی کے عملے کے ساتھ تعاون کرنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ چمن کے تاجر بھی اس حوالے سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بازاروں اور تجارتی مراکز میں صفائی نہ صرف ماحول کو بہتر بناتی ہے بلکہ خریداروں اور کاروباری افراد کے لیے بھی ایک بہتر ماحول پیدا کرتی ہے۔ ایک صاف شہر نہ صرف رہنے کے لیے بہتر ہوتا ہے بلکہ تجارت اور معاشی سرگرمیوں کے لیے بھی زیادہ سازگار ماحول فراہم کرتا ہے۔ اس مہم کی کامیابی کا اصل پیمانہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ پہلے مرحلے میں کتنی سڑکیں صاف کی گئیں یا کتنا کچرا اٹھایا گیا۔ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب صفائی چند روزہ مہم کے بجائے معمول کا مستقل حصہ بن جائے اور چمن کے شہری آنے والے مہینوں میں بھی اپنے شہر کو صاف ستھرا دیکھیں۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ مانیٹرنگ، ذمہ داریوں کا واضح تعین، صفائی کے عملے کی موثر تعیناتی، مناسب وسائل اور شہری شکایات کے فوری ازالے کا نظام ضروری ہے۔ اگر صفائی مہم کے بعد بھی یہی تسلسل برقرار رکھا جائے تو چمن میں شہری سہولیات کے معیار میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی جانب سے چمن کی صفائی کی صورتحال کا نوٹس لینا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومت عوامی مسائل کے حل کو اہمیت دے رہی ہے۔ تاہم اس اقدام کی حقیقی کامیابی اسی وقت ممکن ہوگی جب فوری کارروائی کو مستقل نظام میں تبدیل کیا جائے۔ صاف چمن صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ تمام شہریوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حکومت صفائی کا نظام فراہم کر سکتی ہے، ادارے اس پر عمل درآمد کر سکتے ہیں، لیکن اس نظام کو کامیاب بنانے کے لیے شہریوں کا تعاون ناگزیر ہے۔ بالآخر کسی بھی حکومت کی کارکردگی کا اصل مقصد عوام کی زندگی آسان بنانا ہے۔ چمن میں صفائی مہم اسی سوچ کا عملی اظہار بن سکتی ہے۔ اگر حکومتی اقدامات، ادارہ جاتی ذمہ داری اور شہری تعاون ایک دوسرے کا ساتھ دیں تو ایک صاف، صحت مند اور باوقار چمن محض ایک خواہش نہیں بلکہ ایک مستقل حقیقت بن سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 24 AUG 2026

Page No. 20

گوداموں میں گندم سڑتی رہی، اب ایک ملین ٹن گندم درآمد ہوگی

عبدالستار ترین

بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ ریاست ماں کی مانند ہوتی ہے۔ ایسی ماں جو اپنے بچوں کو بھوکا نہیں سونے دیتی، اپنی آسائشیں قربان کرکے ان کے لیے بہتر مستقبل بناتی ہے اور مشکل وقت میں ان کے لیے ڈھال بن جاتی ہے۔ مگر آج جب ریاست اور عوام کے درمیان تعلق کو پرکھتے ہیں تو ایک تلخ سوال سامنے آتا ہے۔ کیا ہماری ریاست واقعی ماں جیسا کردار ادا کر رہی ہے یا عوام کو سوتیلی ماں جیسا سلوک برداشت کرنا پڑ رہا ہے؟ یہ سوال محض جذباتی نہیں۔ اس کا جواب ہمیں آج کی گندم کی صورتحال میں بھی ملتا ہے۔ ایک طرف ملک میں گندم اور آٹے کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں، صوبے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے وفاق سے گندم مانگ رہے ہیں اور حکومت نے قلت کے پیش نظر تقریباً ایک ملین ٹن گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 29 جولائی کو حکومت نے درآمدی عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ 30 جولائی کو اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ایک ملین ٹن گندم درآمد کرنے کی منظوری دے دی۔ اطلاعات کے مطابق صوبوں کی طلب موجودہ پاسکو ذخائر سے کہیں زیادہ ہو چکی تھی۔ لیکن یہاں سے ایک ایسا سوال جنم لیتا ہے جسے نظرانداز کرنا شاید قومی مفاد سے آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہوگا۔ اگر ملک کو آج گندم درآمد کرنا پڑ رہی ہے تو وہ گندم کہاں گئی جو قومی غذائی تحفظ کے لیے بطور اسٹریٹجک ذخیرہ محفوظ کی گئی تھی؟ کیا وہ گندم کم تھی؟ یا گندم کی خریداری، ذخیرہ اندوزی، ترسیل اور نگرانی کے نظام میں کہیں ایسی سنگین خامیاں تھیں جن کی قیمت آج پوری قوم ادا کر رہی ہے؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ پاسکو کا بنیادی کردار ہی قومی غذائی تحفظ کے لیے گندم کے اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنا ہے۔ خود پاسکو اپنی ذمہ داریوں میں اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنے، قیمتوں کے استحکام اور ضرورت مند صوبوں کو گندم فراہم کرنے کو شامل کرتا ہے۔ مگر ہمارے سامنے ایک عجیب منظر ہے۔ ایک طرف ملک گندم درآمد کر رہا ہے، دوسری طرف قومی ذخیرے کی گندم خراب ہو کر ضائع ہوتی رہی۔ بلوچستان کے نصیرآباد ڈویژن اور خصوصاً استا محمد کے علاقے اس صورتحال کی ایک اہم مثال ہیں۔ بلوچستان کے محکمہ خوراک کے ریکارڈ کے مطابق مالی سال 2022-23 میں صوبائی محکمہ خوراک نے 14 لاکھ 10 ہزار 100 کلوگرام والی بوریاں گندم خریدی تھیں، جن میں 7 لاکھ بوریاں نصیرآباد ڈویژن سے حاصل کی گئیں۔ پھر 2022 کا تباہ کن سیلاب آیا۔ بلوچستان اور سندھ میں پاسکو کے گندم ذخائر کو سیلاب سے اربوں روپے کا نقصان پہنچا۔ ستمبر 2022 میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ سندھ اور بلوچستان میں تقریباً 14 ارب روپے مالیت کی گندم سیلاب سے متاثر ہوئی۔ یہ صرف گندم نہیں تھی۔ یہ کسان کی محنت تھی۔ یہ قومی خزانہ تھا۔ یہ عوام کے ٹیکسوں سے خریدا گیا خوراک کا ذخیرہ تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ملک کے غذائی تحفظ کی ضمانت تھی۔ سوال یہ ہے کہ سیلاب کے بعد کیا ہم نے اپنے ذخیرہ اندوزی کے نظام سے کوئی سبق سیکھا؟ کیا گندم کو محفوظ رکھنے کے لیے جدید گودام بنائے گئے؟ کیا خراب ہونے والے اسٹاک کی بروقت نشاندہی اور شفاف نیلامی کا نظام مؤثر بنایا گیا؟ کیا ذمہ داروں کا تعین ہوا؟ یا ہر بار کی طرح کچھ عرصہ شور مچا، فائلیں چلیں، بیانات آئے اور پھر معاملہ وقت کی گرد میں دب گیا؟ حیرت انگیز طور پر 2026 میں بھی پاسکو کے گندم ذخائر سے متعلق یہی سوالات دوبارہ ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ رواں سال حکومت نے پاسکو کے 5 لاکھ میٹرک ٹن گندم کے ذخیرے کو مسابقتی بولی کے ذریعے فروخت کرنے کی منظوری دی، جبکہ جولائی میں سیلاب سے متاثرہ پاسکو گندم کے 8,197.98 میٹرک ٹن اسٹاک کی نیلامی کی بھی منظوری دی گئی۔ تو پھر سوال صرف یہ نہیں کہ گندم درآمد کیوں کی جا رہی ہے؟ اصل سوال یہ ہے: ہماری اپنی گندم کہاں گئی؟ اور اس سے بھی بڑا سوال اگر ریاست اپنے قومی غذائی ذخیرے کو محفوظ نہیں رکھ سکی تو وہ عوام کو غذائی تحفظ کیسے فراہم کرے گی؟ مئی 2026 میں وفاقی حکومت خود یہ کہہ رہی تھی کہ ملک میں گندم کی کوئی قلت نہیں اور قومی ذخائر کافی ہیں۔ صرف دو ماہ بعد صورتحال اس مقام تک کیسے پہنچی کہ حکومت کو ایک ملین ٹن گندم درآمد کرنا پڑ گئی؟ یہ محض مارکیٹ کا اتار چڑھاؤ نہیں، بلکہ پالیسی، منصوبہ بندی، ذخیرہ کاری اور انتظامی صلاحیت کا سوال ہے۔ اور یہاں ایک اور پہلو بھی انتہائی اہم ہے۔ اگر حکومت کو واقعی گندم کی ضرورت تھی تو کیا پہلے سے موجود ملکی پیداوار اور سرکاری ذخائر کو مؤثر انداز میں استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا؟ کیا گندم کی خریداری، ذخیرہ کاری اور صوبوں میں بروقت تقسیم کا نظام بہتر نہیں بنایا جا سکتا تھا؟ اور اگر درآمد ناگزیر ہو گئی تھی تو کیا اس کی وجہ، مقدار، قیمت، معیار، درآمد کنندگان اور تقسیم کا مکمل نظام عوام کے سامنے شفاف انداز میں نہیں ہونا چاہیے؟ کیونکہ ایک ملین ٹن گندم کوئی معمولی مقدار نہیں۔ یہ قومی خزانے سے وابستہ ایک بڑا فیصلہ ہے۔ یہاں سوال صرف گندم کی قیمت کا نہیں بلکہ عوام کے پیسے، کسان کے مفاد اور قومی غذائی سلامتی کا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایک عجیب روایت بن چکی ہے۔ جب ملک میں گندم زیادہ پیدا ہو تو کسان پریشان۔ جب حکومت خریداری کرے تو ذخیرہ کرنے کا مسئلہ۔ جب ذخیرہ ہو جائے تو گوداموں اور انتظامی لاگت کا مسئلہ۔ جب گندم خراب ہو جائے تو قومی خزانے کا نقصان۔ اور جب ملک میں قلت پیدا ہو تو درآمد کا فیصلہ! آخر یہ چکر کب ختم ہوگا؟ کیا ریاست کی ذمہ داری صرف بحران آنے کے بعد ردعمل دینا ہے یا بحران سے پہلے منصوبہ بندی کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے؟ دنیا بھر میں غذائی تحفظ کو قومی سلامتی کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان جیسے زرعی ملک میں تو گندم محض ایک فصل نہیں، قومی ضرورت ہے۔ روٹی کی قیمت میں معمولی اضافہ بھی براہ راست غریب کے چولہے کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے گندم کے معاملے کو محض وزارت خوراک، PASSCO یا صوبائی محکمہ خوراک کی فائلوں تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عوام کا مسئلہ ہے۔ یہ کسان کا مسئلہ ہے۔ یہ قومی خزانے کا مسئلہ ہے۔ اور یہ ریاست کی ساکھ کا مسئلہ ہے۔ ریاست اگر واقعی ماں ہے تو اسے اپنے بچوں کو یہ جواب دینا ہوگا کہ ملک میں گندم کی ضرورت کے وقت قومی ذخائر کیوں ناکافی ہو گئے؟ اگر گندم موجود تھی تو وہ کہاں گئی؟ اگر ذخائر موجود تھے تو انہیں بروقت کیوں استعمال نہیں کیا گیا؟ اگر ذخیرہ خراب ہوا تو ذمہ دار کون ہے؟ اور اگر اب ایک ملین ٹن گندم درآمد کرنا ناگزیر ہے تو اس فیصلے کی اصل قیمت کون ادا کرے گا؟ عوام؟ کسان؟ قومی خزانہ؟ یا آنے والی نسلیں؟ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ گندم درآمد کرنا بذات خود کوئی گناہ نہیں۔ اگر واقعی ملکی ضرورت پوری کرنے کے لیے درآمد ضروری ہو تو حکومت کو ایسا کرنا چاہیے۔ مسئلہ درآمد نہیں، ناقص منصوبہ بندی، ضیاع، بدانتظامی اور شفافیت کا فقدان ہے۔ ایک طرف کسان سے کہا جاتا ہے کہ ملک کو غذائی خودکفالت کی طرف لے جانا ہے، دوسری طرف اگر پیدا ہونے والی گندم مناسب قیمت، مؤثر خریداری اور محفوظ ذخیرہ کاری سے محروم ہو جائے تو کسان کا حوصلہ کیسے بلند ہوگا؟ اور اگر قومی ذخائر کھلے آسمان تلے یا ناقص انتظامات کے باعث خراب ہوتے رہیں تو پھر اربوں روپے خرچ کرکے نئی گندم درآمد کرنے کا جواز عوام کو کون دے گا؟ ریاست ماں جیسی ہو تو بچوں کی محنت ضائع نہیں ہونے دیتی۔ وہ ایک طرف کسان کی فصل کی قدر کرتی ہے اور دوسری طرف اس فصل کو محفوظ رکھ کر مشکل وقت میں اپنے شہریوں کے کام لاتی ہے۔ لیکن اگر کسان کی گندم سستی خرید کر ضائع کر دی جائے، قومی ذخائر خراب ہو جائیں، پھر قلت پیدا ہو اور بیرون ملک سے مہنگی گندم منگوانی پڑے تو عوام کے ذہن میں یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ: ریاست ماں جیسی ہے یا سوتیلی ماں؟ اب وقت آ گیا ہے کہ گندم کے معاملے کو محض آج کی قیمت اور کل کی درآمد سے آگے دیکھا جائے۔ حکومت کو ایک قومی گندم آڈٹ کرانا چاہیے۔ گزشتہ چند برسوں میں کتنی گندم خریدی گئی؟ کہاں ذخیرہ کی گئی؟ کتنی گندم خراب ہوئی؟ کتنی سیلاب کی نذر ہوئی؟ کتنی فروخت کی گئی؟ کتنی صوبوں کو منتقل ہوئی؟ اور کتنی گندم اس لیے ضائع ہوئی کہ ریاست کے پاس اسے محفوظ رکھنے کا مناسب انتظام نہیں تھا؟ ان سوالات کے جوابات عوام کے سامنے آنے چاہئیں۔ کیونکہ قومی خزانہ کسی فرد، خاندان یا حکومت کی ملکیت نہیں۔ یہ عوام کی امانت ہے۔ اور گندم کا ہر دانہ جو قومی خزانے سے خریدا جاتا ہے، دراصل اس ملک کے کسان کی محنت اور عوام کے خون پسینے کی کمائی سے خریدا جاتا ہے۔ گوداموں میں گندم سڑ جائے اور پھر بندرگاہوں سے گندم درآمد کی جائے تو مسئلہ صرف گندم کا نہیں رہتا۔ یہ ریاستی گورننس کا سوال بن جاتا ہے۔ اور شاید آج پاکستان کو سب سے زیادہ اسی سوال کا جواب درکار ہے۔ ریاست آخر کب اپنے بچوں کو بھوکا دیکھ کر صرف تسلی دینے کے بجائے ان کے مستقبل کی ذمہ داری بھی اٹھائے گی؟ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو بحرانوں سے نجات دے، حکمرانوں کو دیانت، بصیرت اور احساس ذمہ داری عطا فرمائے اور پاکستان کو ایسا نظام دے جہاں قومی وسائل محفوظ بھی ہوں، عوام تک پہنچیں بھی اور کسی کی نااہلی یا بدانتظامی کی نذر بھی نہ ہوں۔

CamScanner